کراچی میں مدفون خاندانِ اعلیٰ حضرت کے چند افراد کا مختصر تعارف

تعارف احاطہ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی



پیشکش: مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

خاموش کالونی قبرستان میں محوِ آرام اعلیٰ حضرت کے خانوادے
کے چند احباب کا تذکرہ

تعارف احاطۂ
مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ
حضرت کراچی

مصنف
رکن شوریٰ ابو ماجد محمد شاہد عطاری

مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجیے

ان شاء اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا:



اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مستطرف، 1/40، دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجیے)

نام کتاب: تعارف احاطۂ مزارات خاندان اعلیٰ حضرت کراچی

مؤلف: رکن شوریٰ ابوماجد محمد شاہد مدنی عطاری

صفحات: 32

اشاعتِ اول: اکتوبر 2025

شعبہ ماہنامہ خواتین

مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
فہرست	3	مکتبۃ المکتبہ کراچی کا آغاز	20
تعارف مدفونین احاطۂ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی	6	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا	21
		سلسلہ قادریہ تقدسیہ کی خلافت	22
(1)حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں	6	وفات وتدفین	23
پیدائش	7	(5)اہلیہ الحاج شفیع محمد قادری	24
خاندان کا تعارف	7	(6)حسن رضا خان ولد محمد رضا خان	25
تعلیم وتربیت	10	(7)الحاج محمد شکیل قادری	25
بیعت وخلافت	11	(8)محترم محمد حنیف رضوی	25
دینی خدمات	12	پیدائش وخاندان	26
پاکستان ہجرت	13	تعلیم وتربیت اور تجارت وشادی	27
وفات اوراولاد	15	دینی خدمات	27
(2)ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم	15	وفات وتدفین	28
(3)اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ بیگم	18	(9)مولانا حمید رضا خان یزدانی میاں	28
(4)محسنِ خاندان حمادیہ حاجی شفیع محمد قادری	19	پیدائش، تعلیم وخدمات	28
		شادی اوراولاد	29
پیدائش وخاندان	19	وفات وتدفین	30
تعلیم وتربیت اور تجارت وہجرت	20	ماخذ ومراجع	31

www.dawateislami.net

تعارف احاطۂ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی

(خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن، ضلع ناظم آباد، کراچی)

خاموش کالونی قبرستان[1] لیاقت آباد نمبر 9 چورنگی (ڈاکخانہ اسٹاپ) سے جانب مغرب تقریباً ایک کلومیٹر برلبِ سید الطاف حسین بریلوی سڑک واقع ہے۔

مذکورہ چورنگی سے جانب مغرب جائیں تو ایک کلومیٹر فاصلہ طے کرنے پر گجر نالا[2] آتا ہے، اسے پار کریں تو اس کے ساتھ بائیں جانب ایک راستہ ہے، اس راستے کے بعد برلب سڑک چند مکانات ہیں جن کے ساتھ ہی ایک اور چھوٹا سا راستہ ہے جو خاموش کالونی قبرستان جاتا ہے۔ اس میں داخل ہوں تو چند قبور کے بعد احاطے شروع ہو جاتے ہیں۔ پہلے چار احاطے مشرق سے مغرب ایک ساتھ ہیں، تین کے دروازے ایک ساتھ اور چوتھا احاطہ جو قدرے بڑا ہے اس کا دروازہ قدرے آگے جانبِ مشرق ہے، اس میں اکبر آبادی خاندان کی قبور ہیں۔

---

1. خاموش کالونی قبرستان کراچی کا ایک قدیم قبرستان ہے۔ یہ لیاقت آباد ٹاؤن ضلع ناظم آباد (Nazimabad District) کراچی پاکستان میں واقع ہے۔ اس کے جانبِ شمال سید الطاف حسین بریلوی روڈ اور ناظم آباد نمبر 2، مشرق کی جانب گجر نالا، خاموش کالونی، لیاقت آباد سی اور بی ایریا اور جانب مغرب فردوس کالونی، ہاشمیہ و رضویہ کالونی اور گلبہار کے علاقے ہیں۔
2. گجر نالا نیو کراچی سیکٹر 11 جے سے شروع ہوتا ہے اور گلبرگ، ایف بی ایریا، موسیٰ کالونی، ایف سی ایریا، ناظم آباد اور لیاقت آباد سے ہوتا ہوا لیاری ندی میں مل جاتا ہے۔

اس کے بعد دو احاطے ہیں، دونوں کے دروازے ایک ساتھ ہیں، پہلا دروازہ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کے احاطہ کا ہے۔[1]

اس دروازے کے اندر داخل ہو کر تین قدم چلیں تو بائیں جانب خاندان اعلیٰ حضرت وغیرہ کی قبور ہیں۔

اس احاطے میں ایک لائن میں 4 اور دوسری میں 5 قبریں ہیں۔

پہلی لائن میں:

پہلی قبر حاجی محمد حنیف رضوی ولد ماسٹر فتح محمد رضوی۔

دوسری الحاج محمد شکیل قادری بن الحاج شفیع محمد قادری۔

تیسری اہلیہ الحاج شفیع محمد قادری۔

اور چوتھی الحاج شفیع محمد قادری ولد حاجی غلام رسول غوث بابا کی قبر ہے۔

دوسری لائن میں:

پہلی قبر صاحبزادۂ نعمانی میاں مولانا حمید رضا خان یزدانی میاں۔

دوسری اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ بیگم۔

تیسری ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم۔

چوتھی نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں۔

اور پانچویں نبیرۂ نعمانی میاں حسن رضا بن محمد رضا خان رضوانی میاں کی ہے۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

---

[1] ان دو احاطوں سے متصل تیسرا احاطہ سلسلہ قادریہ چشتیہ قلندریہ کے بزرگوں حضرت بابا میر کبیر احمد خان بنگش قادری بن فیض اللہ خان بنگش، خلیل احمد خان بنگش، علی حیدر قادری قلندری اور ان کے خاندان کی قبور کا ہے۔

اس احاطہ میں مدفون حضرات وخواتین کی سن وفات کے مطابق ترتیب یہ ہے:

(1)نبیرہ اعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا نعمانی میاں(وفات16ذیقعدہ1375ھ/26جون1956ء)

(2)ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم(وفات:1388ھ/1969ء)

(3)اہلیہ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ بیگم(وفات:2محرم1409ھ/16،اگست1988ء)

(4)محسنِ نعمانی میاں حاجی شفیع محمد قادری(وفات یکم ذیقعد1425ھ/12جنوری2005ء)

(5)اہلیہ حاجی شفیع محمد قادری حجن بتول بی(وفات:30شوال1335ھ/17،اگست2014ء)

(6)نبیرہ نعمانی میاں حسن رضا خان ولد محمد رضا خان(24محرم1437ھ/7نومبر2015ء)

(7)صاحبزادہ حاجی شفیع محمد الحاج محمد شکیل قادری(18ذوالحجہ1438ھ/31،اگست2017)

(8)سمدھی حاجی شفیع محمد حاجی محمد حنیف رضوی(14ربیع الاول1439ھ/2دسمبر2017ء)

(9)صاحبزادہ نعمانی میاں حمید رضا خان یزدانی میاں(10ذیقعدہ1440ھ/14جولائی2019ء)

تعارف مدفونین احاطۂ مزاراتِ خاندانِ اعلیٰ حضرت کراچی

(1)حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں

نبیرۂ اعلیٰ حضرت مولانا حماد رضا خان قادری رضوی نعمانی میاں رحمۃُ اللہِ علیہ حجۃ الاسلام علامہ مفتی حامد رضا خان کے صاحبزادے، عالم دین، مدرس منظر اسلام بریلی شریف، استاذ العلماء اور صاحب مجاز سلسلہ قادریہ رضویہ تھے۔

پیدائش

حضرت مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ابتدائے 1334ھ مطابق 1916ء کو بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ کی تحنیک جد محترم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نے اپنے دست شفقت سے فرمائی اور محمد نام رکھا۔

آپ کا دوسرا نام حماد رضا اور لقب نعمانی میاں تجویز کیا گیا۔ آپ کی پیدائش کے دنوں میں بریلی میں طاعون کا مرض پھیلا ہوا تھا، آپ کی پیدائش اہل بریلی کے لیے نیک فال ثابت ہوئی، اگرچہ نعمانی میاں بھی اس مرض سے متأثر ہوئے مگر چند مہینوں کے بعد اس مرض کا خاتمہ ہو گیا۔[1]

خاندان کا تعارف

آپ کا خاندان اپنی صفات و خدمات کی وجہ سے نہ صرف پاک وہند بلکہ دنیائے اسلام میں معروف ہے۔ یہ خاندان افغانستان کے قندھاری **بڑھیچ** قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔

آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے: مولانا حماد رضا خان بن حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان بن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بن مفتی نقی علی خان بن مفتی رضا علی خان بن حافظ کاظم علی خان بن حضرت محمد اعظم خان بن فاتح بریلی محمد سعادت یار خان بن شجاعت جنگ محمد سعید اللہ خان قندہاری۔[2]

---

1. حیات مفسر اعظم، ص26، 27... مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی، اختصارا، ص41، 42
2. حیات اعلیٰ حضرت، ص2 تا 11

نعمانی میاں کے والد گرامی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان جید عالم دین، تلمیذ و خلیفہ اعلیٰ حضرت، تربیتِ اعلیٰ حضرت کے شاہکار، حسن ظاہری و باطنی سے متصف، جامع اوصاف و کمالات، دار الافتاء بریلی شریف کے مفتی، سلسلہ قادریہ رضویہ کے چالیسویں شیخ طریقت، صاحب استقامت و کرامات، مرجع عوام و خواص، صاحب فتاویٰ حامدیہ و نعتیہ دیوان بیاض پاک، مصنف کتب و رسائل، نعت گو شاعر، عربی و اردو ادب کے ماہر اور مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف تھے۔

حجۃ الاسلام کی بیعت و خلافت سند العارفین حضرت سید ابو الحسین نوری مارہروی سے تھی، والد گرامی سے بھی خلافت و اجازت حاصل ہوئی اور خانقاہِ رضویہ کے متولی و سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کی پیدائش ربیع الاول 1292ھ مطابق اپریل 1875ھ اور وفات 17 جمادی الاولیٰ 1362ھ مطابق 22 مئی 1943ء میں ہوئی۔ مزار شریف خانقاہِ رضویہ بریلی شریف ہند میں ہے، تصانیف میں فتاویٰ حامدیہ مشہور ہے۔[1]

نعمانی میاں کی والدۂ محترمہ کنیز عائشہ ہیں۔ جن کے والد حاجی وارث علی خان اور والدہ حجاب بیگم (ہمشیرہ اعلیٰ حضرت) ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ والد محترم کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ یوں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان نعمانی میاں کے سگے دادا جان اور رشتے کے نانا (یعنی نانی حجاب بیگم کے بھائی) بھی ہوئے۔[2]

---

1. تذکرۂ جمیل، ص106 تا112... فتاویٰ حامدیہ، ص48، 79
2. حیات اعلیٰ حضرت، ص17

آپ کی والدہ نہایت پابند شریعت وسنت، عفت مآب، پارسا اور صالحہ خاتون تھیں۔ یہ پردے کی بہت پابند تھیں۔[1]

حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کی چار بیٹیاں[2] اور دو بیٹے مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا خان اور مولانا حماد رضا خان ہیں۔

مفسر اعظم حضرت مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کی پیدائش 10 ربیع 1325ھ اور وفات 11 صفر 1385ھ مطابق 12 جون 1965ء کو ہوئی۔ تدفین خانقاہ رضویہ بریلی شریف میں کی گئی۔ آپ فاضل دار العلوم منظر اسلام بریلی، سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی، مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم منظر اسلام، کثیر السفر اور کثر الفیض تھے۔ آپ کی شادی اپنے چچا مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان[3] کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔

---

1. جہان حجۃ الاسلام، ص125، 126
2. حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کے داماد مولانا حکیم حسین رضا خان، مفتی تقدس علی خان، مشہود علی خان اور مشاہد علی خان ہیں۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ص18)
3. مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان نوری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 22 ذوالحجہ 1310ھ مطابق 7 جولائی 1893ء کو رضا نگر محلّہ سوداگران بریلی (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، جملہ علوم و فنون کے ماہر، جید عالِم، مصنفِ کتب، مفتی و شاعرِ اسلام، شہرۂ آفاق شیخِ طریقت، مرجعِ علما و مشائخ و عوامِ اہلِ سنّت تھے۔ 35 سے زائد تصانیف و تالیفات میں سامانِ بخشش اور المکرمۃ النبویۃ فی الفتاوی المصطفویۃ المعروف فتاویٰ مفتی اعظم (یہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے اس میں پانچ سو فتاویٰ اور 22 رسائل ہیں) مشہور ہیں۔ 14 محرّمُ الحرام 1402ھ / 13 نومبر 1981ء میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والدِ گرامی امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص64 تا 130)

اولاد میں پانچ صاحبزادے:

1. ریحان ملت مولانا ریحان رضا خان۔
2. تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان۔
3. ڈاکٹر قمر رضا خان۔
4. مخدوم تنویر رضا خان۔
5. اور معمار قوم مولانا منان رضا خان منانی میاں ہیں۔ آخر الذکر کے علاوہ (اکتوبر 2025 تک) چاروں وصال فرما چکے ہیں۔

مفسر اعظم کی تین صاحبزادیاں تھیں:

1. آپ کے داماد حاجی شوکت حسن کراچی۔
2. عبد الحبیب بدایون۔
3. اور مولانا یونس رضا خان ہری پور ہزارہ خیبر پختون خواہ ہیں۔[1]

تعلیم و تربیت

نعمانی میاں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کی گود میں پرورش پائی۔ جب آپ کی عمر چار سال چار ماہ اور چار دن ہوئی تو خاندانی طریقہ و رواج کے مطابق سیدی اعلیٰ حضرت نے بسم اللہ پڑھائی اور سلسلہ قادریہ رضویہ میں بیعت بھی فرمالیا۔

آپ نے والدہ محترمہ سے قرآن کریم ناظرہ اور اردو کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ آپ نے علمِ دین والد محترم حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے حاصل کیا اور ان سے سبقاً سبقاً

[1] مفسر اعظم، ص2 تا16... حیات اعلیٰ حضرت، ص18، 19

کتب تفاسیر وفقہ پڑھیں۔[1]

دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ آپ جد امجد کے زیر سایہ پانچ سال تک پروان چڑھتے رہے اور اپنے والد ماجد حجۃ الاسلام کا پورا زمانہ پایا اور سفر وحضر میں استفادہ کیا۔[2]

نعمانی میاں 23 سال کی عمر میں 1357ھ مطابق 1938ء کو دار العلوم منظر اسلام بریلی سے فارغ التحصیل ہوئے اور اسی سال آپ کی شادی خانہ آبادی 1357ھ مطابق 1938ء میں محلہ ملوک پور بریلی کے خاندانِ سادات کے چشم وچراغ جناب سید حسن صاحب کی بیٹی سیدہ طاہرہ بیگم سے ہوئی۔[3]

آپ نے تعویذات لکھنے اور روحانی علاج کرنے کی تربیت بھی والد گرامی سے حاصل کی اور ان کی نگرانی میں تعویذات لکھتے رہے۔[4]

بیعت وخلافت

نعمانی میاں نے بیعت کا شرف اپنے جد محترم امام احمد رضا خان سے حاصل کیا اور حجۃ الاسلام نے اپنے وصال (17 جمادی الاولیٰ 1362ھ مطابق 23 مئی 1943ء) سے قبل باضابطہ تحریری طور پر حضور مفسر اعظم مولانا شاہ ابراہیم رضا جیلانی میاں اور مولانا حماد رضا خان

1. حیات مفسرِ اعظم، ص27
2. تذکرۂ جمیل، ص213
3. حیات مفسر اعظم، ص27
4. تذکرہ مولانا سید وزارت رسول قادری، ص82

نعمانی میاں کی خلافت کا اعلان فرمایا۔ اسی موقعہ پر حضرت جیلانی میاں کو اپنا نائب مطلق، خانقاہ عالیہ رضویہ کا سجادہ نشین، دار العلوم منظر اسلام کا مہتمم اور جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کا متولی نامزد فرمایا۔[1]

جہان ریحان میں ہے: 1938ء کی شام کاشانہ اعلیٰ حضرت کے تمام افراد چارپائیوں پر تشریف فرما تھے، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں نے فرمایا: میں نے اپنی وصیت تحریر کرادی ہے۔ تمام موجود اہل خانہ ہمہ تن گوش تھے۔ آپ فرمارہے تھے: میرے بعد میرا فرزند اکبر محمد ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں اور بعدہ فرزند اصغر نعمانی میاں اور اس کے بعد ہمارا سجادہ نشین و متولی ریحان رضا ہو گا۔[2]

دینی خدمات

نعمانی میاں نے جس خاندان میں پرورش پائی، اس میں علوم وفنون، تقویٰ وپرہیز گاری اور خدمت دین کا دور دورہ تھا۔ دینی خدمت گویا آپ کی گھٹی میں تھی، اس لیے فارغ التحصیل ہونے کے بعد دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تدریس کا آغاز فرمایا۔ کئی طلبہ نے آپ سے استفادہ کیا۔ انہی استفادہ کرنے والوں میں مبلغ اسلام علامہ

---

1 مفسر اعظم، ص52

2 جہان ریحان، ص197... ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان، عالم باعمل، مبلغ اسلام، بانی رَضَوی بَرْقی پریس، دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے شیخ الحدیث اور مہتمم تھے۔ 18 ذوالحجہ 1325ھ بریلی میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت، مفسرِ اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان کے ہاں پیدا ہوئے اور 18 رمضان 1405ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین مرقدِ اعلیٰ حضرت سے متصل جانب جنوب ہوئی۔ (مفتیٔ اعظم اور ان کے خلفاء، ج1، ص362 تا371)

محمد ابراہیم خوشتر صدیقی [1] بھی تھے، علامہ خوشتر صاحب نے 1358ھ میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف میں داخلہ لیا اور علامہ نعمانی میاں کے اولین شاگردوں میں شامل ہونے کا شرف پایا۔ جیسا کہ مبلغ اسلام تحریر فرماتے ہیں: راقم الحروف نے مولانا حماد رضا خاں نعمانی میاں سے عربی کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ [2]

نعمانی میاں ہند کے مختلف شہروں کا سفر کرتے اور وعظ و نصیحت سے لوگوں کی اصلاح میں مصروف رہتے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے دین اسلام سے محبت کرنے والے اور قرآن و سنت کے پابند بن جاتے۔

پاکستان ہجرت

حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان نے وفات سے پہلے چتوڑ گڑھ، علاقہ میواڑ، ریاست راجستھان کے آخری سفر میں اپنے مرید حاجی غلام رسول غوث بابا سے فرمایا: حاجی صاحب! مجھے جیلانی (مولانا ابراہیم رضا) کی فکر نہیں ہے، نعمانی (مولانا حماد رضا) کی فکر ہے،

---

1 تلمیذ نعمانی میاں عالمی مبلغِ اسلام علّامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1348ھ بنڈیل، ضلع چوبیس پرگنہ، مغربی بنگال، ہند میں ہوئی۔ آپ حافظُ القراٰن، تلمیذِ محدّثِ اعظم پاکستان، خلیفہ حجۃُ الاسلام و قطبِ مدینہ، مصنف و شاعر، بہترین مدرّس، باعمل مبلغ، بانی سنّی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل اور امام و خطیب جامع مسجد پورٹ لوئس ماریشس تھے۔ تصانیف میں تذکرۂ جمیل اہم ہے۔ 5 جُمادَی الاُخریٰ 1423ھ کو موریشس میں وصال فرمایا، مزار مبارک سنّی رضوی جامع مسجد عید گاہ پورٹ لوئس ماریشس میں ہے۔

(ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، رجب 1435ھ، ص56،57، مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، ص125 تا129)

2 تذکرۂ جمیل، ص7، 213

اس کا آپ خیال رکھیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے حاجی شوکت حسن رضوی مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ (جیلانی میاں) تو صاحبِ سجادہ تھے، علم میں بھی زیادہ تھے، وہ (نعمانی میاں) چھوٹے صاحبزادے تھے۔[1]

حاجی غلام رسول حامدی صاحب نے اپنے مرشد گرامی کی نصیحت کو ساری زندگی پیش نظر رکھا، نعمانی میاں اور ان کی فیملی کی خدمت کو اپنے لیے نجات اخروی کا سبب جانا۔ حاجی غلام رسول نے اپنی فیملی کے ہمراہ 1949ھ میں کراچی پاکستان ہجرت کی اور یہاں بس گئے، انہوں نے چتوڑ گڑھ کی طرح یہاں بھی تجارت کا سلسلہ شروع کیا اور مالی طور پر مضبوط ہوگئے۔ 1950ء میں انہوں نے نعمانی میاں کو اپنے پاس فیملی سمیت پاکستان بلا لیا۔ نعمانی میاں اپنی فیملی کے ہمراہ سکھر اور وہاں سے کراچی آگئے۔ تقریباً چھ سال بعد نعمانی میاں کا انتقال ہو گیا اور آپ کے بچے چھوٹے چھوٹے تھے۔ حسب دستور یہ خاندان اس فیملی کی کفالت کرتا رہا۔ چنانچہ نعمانی میاں کے بڑے صاحبزادے جناب حمید رضا یزدانی میاں کا بیان ہے: (حاجی غلام رسول غوث بابا کے بیٹے) شفیع بھائی ہمارے محسن تھے بلکہ ہمارے باپ کی جگہ قائم مقام تھے، میری عمر سات، آٹھ سال[2] تھی جب والد صاحب (نعمانی میاں) کا انتقال ہو گیا۔ باقی بھائی بہن چھوٹے تھے لیکن شفیع بھائی نے ہماری ایسی کفالت کی اور خیال رکھا کہ ہم سب کو والد صاحب کے انتقال ہو جانے کا احساس نہ رہا

---

1. ماہنامہ پیغام شریعت دہلی، اگست 2017ء ص 10
2. مولانا حمید رضا خان کی تربت کے کتبہ پر ان کا سن پیدائش 1943ء لکھا ہے اور نعمانی میاں کا سنِ وفات 1956ء ہے۔ اس اعتبار سے یزدانی میاں والد صاحب کی وفات کے وقت 13 سال کے تھے۔

اور ان کی یہ خدمت آخر وقت تک جاری رہی۔ ہم سب بہن بھائی ان کے ممنون رہیں گے کہ آج ان کی بدولت ہم سب دنیاوی طور پر اعلیٰ سے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہیں۔[1]

وفات اور اولاد

نعمانی میاں نے 16 ذیقعدہ 1375ھ مطابق 26 جون 1956ء کو 41 سال کی عمر میں کراچی میں وصال فرمایا۔ جنازے میں عزیز و اقارب کے علاوہ کثیر لوگوں نے شرکت کی۔ ان کی تدفین خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن کراچی میں ہوئی۔[2]

نعمانی میاں کے 3 بیٹے:

1. حمید رضا خان یزدانی میاں،
2. محمد رضا خان رضوانی میاں،
3. حُمید رضا خان نورانی میاں

اور 4 بیٹیاں ہیں۔ آپ کے داماد محمد صدیق مرحوم، مختار علی خان مرحوم، ملیح الدین احمد صدیق اور محمد اختر ہیں۔[3]

(2) ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم

مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں کی چار بہنیں تھیں، ان میں سے ایک کنیز صغریٰ بیگم

---

1. تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، 158، 164، 163
2. تجلیات تاج الشریعہ، ص94، کتبہ مزار۔
3. ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر، اکتوبر 2019، ص66

ہیں جن کا نکاح اپنی خالہ کنیز فاطمہ [1] کے بیٹے مفتی تقدس علی خان [2] سے ہوا۔

انہوں نے مفتی صاحب کے ساتھ ایک عرصہ بریلی میں گزارا۔ گردش ایام کی وجہ سے تقریباً محرم الحرام 1371ھ مطابق اکتوبر 1951ء میں مفتی صاحب نے بریلی، ہند سے پاکستان ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا تو آپ بھی ان کے ساتھ ہجرت میں شامل ہو گئیں۔ کچھ عرصہ کراچی میں رہ کر تقریباً ربیع الآخر 1371ھ مطابق جنوری 1952ء کو مفتی صاحب کے ساتھ پیر جو گوٹھ کا سفر کیا اور مستقل وہیں مقیم ہو گئیں۔ آپ کے چار بیٹے:

1. مفتی تقدس علی خان کی والدہ محترمہ کنیز فاطمہ کے والد حاجی وارث علی خان اور والدہ حجاب بیگم (ہمشیرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان) ہیں۔ محترمہ کنیز فاطمہ کی پیدائش 1297ھ مطابق 1880ء کو بریلی میں ہوئی اور وصال 1377ھ / 1957ء کو پیر جو گوٹھ، خیر پور میرس سندھ پاکستان میں ہوا۔

(حیات اعلیٰ حضرت، ص17، مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، ص3)

2. مفتی تقدس علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ رجب المرجب 1325ھ مطابق اگست 1907ء کو بریلی شریف (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے اور 3 رجب 1408ھ مطابق 22 فروری 1988ء کو کراچی میں وفات پائی مزار مبارک پیر جو گوٹھ قبرستان میں ہے۔ انہوں نے 1345ھ میں 1927ء کو تقریباً 20 سال کی عمر میں آپ نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی سے درسِ نظامی سے فارغ التحصیل ہو کر سندِ فراغت حاصل کی اور یہیں تدریس شروع کی، حجۃ الاسلام کے وصال کے بعد اس کے مہتمم بنائے گئے۔ یہ اعلیٰ حضرت کے مرید اور حجۃ الاسلام کے خلیفہ تھے۔ مفتی تقدس علی خان صاحب نے خاندانی و ملکی حالات کی وجہ سے تقریباً محرم الحرام 1371ھ مطابق اکتوبر 1951ء کو فیملی سمیت پاکستان ہجرت فرمائی۔ اگلے سال پیر جو گوٹھ منتقل ہو گئے۔ یہاں انہوں نے اپنی زندگی جامعہ راشدیہ کی تعمیر و ترقی کے لئے وقف کئے رکھی، سینکڑوں علما نے آپ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور چار دانگ عالم میں دینِ اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہوئے۔ مفتی تقدس علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا شمار اکابرین اہل سنت پاکستان میں ہوتا ہے۔ (مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، ص3 تا 23)

(1)مصدق علی خان

(2)حاجی محمد اختر حامد خان[1364ھ تا1384ھ، بیس سال کی عمر میں وصال فرما گئے]

(3)اعزاز ولی خان

(4)منور علی خان(1365ھ تا1367ھ)

اور چار بیٹیاں:

(1)حلیمہ بی بی(1362ھ تا1364ھ)

(2)کنیز ریحانہ

(3)کنیز عذرہ

(4)کنیز فاطمہ تھیں۔

ایک کے علاوہ تمام اولاد کا انتقال بچپن یا لڑکپن میں ہوا، آپ صابرہ وشاکرہ رہیں۔ مفتی صاحب پہلے اپنے مادر علمی دارالعلوم منظر اسلام میں تدریس اور انتظامی امور میں فعال رہے اور ہجرت کے بعد جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ پاکستان[1] میں تدریس

---

1 جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ ضلع خیر پور میرس، سندھ پاکستان میں واقع ہے، یہ اہل سنت وجماعت کا شمالی سندھ کا بڑا دینی مدرسہ ہے، سلسلہ قادریہ راشدیہ کے عظیم بزرگ حضرت سید محمد راشد شاہ روزہ دھنی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کا آغاز تخمیناً 1195ھ مطابق 1781ء میں کیا، 9شعبان 1371ھ مطابق 4مئی 1952ء کو اس کی نشاۃ ثانیہ ہوئی، اس کے پہلے شیخ الجامعہ مفتی تقدس علی خان، شیخ الحدیث مفتی صاحبداد خان صاحب اور مہتمم رئیس الافاضل حضرت مولانا محمد صالح مہر قادری رحمۃُ اللہِ علیہم مقرر ہوئے، اس سے ہزاروں علما فارغ التحصیل ہو چکے ہیں اور اس کی ذیلی شاخیں تین سو سے زائد ہیں جس میں سے دو سو درسِ نظامی اور سو حفظ قرآن کی ہیں۔(انوار علمائے اہل سنت سندھ، 735، 369، 146)

کرنے لگے، آپ نے مفتی صاحب کی گھریلو زندگی اور علمی خدمات میں بھرپور معاونت فرمائی۔ ہجرت سے پہلے مفتی صاحب کو مالی طور پر جو وسعت حاصل تھی وہ ہجرت کے بعد نہ رہی، اس کے باوجود آپ نے توکل علی اللہ زندگی گزاری۔ آپ کا وصال 1388ھ مطابق 1969ء کو کراچی میں ہوا، تدفین فردوس کالونی کراچی کے قبرستان میں اپنے بھائی مولانا حماد رضا خان نعمانی میاں کی قبر سے متصل جانبِ مشرق ہوئی۔[1]

(3) اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ بیگم

اہلیۂ نعمانی میاں سیدہ طاہرہ بیگم بریلی شریف کے محلہ ملوک پور کے خاندانِ سادات میں تقریباً 1338ھ مطابق 1920ء کو پیدا ہوئیں، آپ کی تعلیم وتربیت علمی ونیک ماحول میں ہوئی۔ آپ کا نکاح مولانا حماد رضا نعمانی میاں سے 1357ھ مطابق 1938ء میں ہوا۔ آپ مولانا حماد رضا نعمانی میاں کی خدمت کر کے انہیں راضی رکھنے کی کوشش میں رہتی تھیں۔ آپ نے 1950ء میں نعمانی میاں اور خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ پاکستان ہجرت کی، سکھر سے ہوتے ہوئے کراچی آئیں اور یہیں مستقل مقیم ہو گئیں۔ تقریباً چھ سال بعد نعمانی میاں نے 41 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

نعمانی میاں کے پس ماندگان میں آپ سمیت تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ سب سے بڑے بیٹے حمید رضا خان یزدانی میاں صرف 13 سال کے تھے بقیہ تمام بہنیں اور بھائی چھوٹے تھے۔ یہ آپ کے لیے امتحان کی گھڑی تھی، قریبی رشتہ داروں سے دور آپ نے

[1] مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت، 6

اس صدمے کو جھیلا، صبر کیا اور استقامت کے ساتھ ان یتیم بچوں کی پرورش و تعلیم میں مصروف ہو گئیں۔ الحاج شفیع محمد قادری حامدی کے تعاون سے آپ کی ساری اولاد نے اعلیٰ تعلیم و تربیت پائی اور اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی۔ اس باہمت خاتون کا انتقال 2 محرم 1409ھ مطابق 16 اگست 1988ء کو بروز منگل کراچی میں ہوا اور خاموش کالونی قبرستان میں خاندانی احاطے میں ہمشیرۂ نعمانی میاں کنیز صغریٰ بیگم کی قبر کے ساتھ جانب مشرق دفن کی گئیں۔ (1)

(4) محسنِ خاندان حمادیہ حاجی شفیع محمد قادری

مجازِ سلسلہ قادریہ رضویہ تقدسیہ الحاج شفیع محمد قادری نیک و صالح تاجر، محب علم و علما، پابند شریعت و طریقت، نفس مطمئنہ کے مالک، ہر طرح کے حالات میں صابر و شاکر، معاون و محسنِ خاندان حمادیہ اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانیان و عہدہ داران اور مالی معاونت کرنے والوں سے تھے۔

پیدائش و خاندان

حاجی شفیع محمد قادری کی ولادت 17 ذوالحجہ 1344ھ مطابق 28 جون 1926ء کو چتوڑ گڑھ، راجستھان ہند کے تاجر دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد گرامی حاجی غلام رسول غوث بابا چتوڑ گڑھ کے صاحبِ ثروت تاجر اور حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان کے

(1) حیات اعلیٰ حضرت، ص18... جہان حجۃ الاسلام، ص125، 126... کتبۂ مزار... تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، 163، 164

مرید باصفا تھے۔ یہ مرشد سے بہت محبت فرمایا کرتے، ان کی خدمت کو اپنے لیے سعادت سمجھتے تھے۔ انہوں نے 1949ء میں چتوڑ گڑھ سے کراچی ہجرت کی اور چتوڑ گڑھ کی طرح یہاں بھی تجارت شروع کی، ان کا شمار اہل ثروت میں ہوتا تھا۔ کراچی میں ہی وفات پائی اور میوہ شاہ قبرستان میں تدفین کی گئی۔[1]

تعلیم وتربیت اور تجارت وہجرت

حاجی شفیع محمد قادری نے ابتدائی تعلیم چتوڑ گڑھ میں حاصل کی اور والد گرامی کے ساتھ تجارت میں مصروف ہوگئے۔ 6رجب 1376ھ مطابق 6فروری 1957ء کو حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان صاحب سے بیعت کا شرف پایا۔ آپ نے والدین کے ہمراہ 1949ء میں پاکستان ہجرت کی اور کراچی میں رہائش پذیر ہوئے۔[2]

مکتبۃ المکتبہ کراچی کا آغاز

پاکستان میں آپ نے آبائی پیشہ تجارت میں ترقی کی اور جلد ہی مالی طور پر مضبوط ہوگئے۔ دارالعلوم امجدیہ کراچی کا آغاز ہوا تو آپ نے اس میں کچھ کتب پڑھیں۔ آپ کو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور دیگر علمائے اہل سنت کی کتب کا مطالعہ کرنے کا کافی شوق تھا۔ علمائے اہل سنت کی کتب کی اشاعت میں کمزوری دیکھتے تو ان کا دل کڑھتا، چنانچہ انہوں نے 1956ء میں مکتبۃ المکتبہ کے نام سے ایک اشاعتی دینی ادارہ بنایا۔ اس سے

1 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص158

2 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، 158

مختلف علمائے اہل سنت کی تقریباً 20 کتب شائع کروائیں۔ یہ ادارہ 1958 تک فعال رہا۔ اسی سے اعلیٰ حضرت امام رضا خان کی عالمگیر شہرت یافتہ کتاب الدولۃ المکیہ مع تقریظات شائع ہوئی۔[1] جیسا کہ تاریخ الدولۃ المکیہ میں ہے: 1374ھ مطابق 1955ء میں مکتبۃ المکتبہ اندرون کھٹاؤمارکیٹ، نیو نہام روڈ کراچی نے مشہور آفسٹ لیتھو پریس کراچی سے دولۃ مکیہ دو ہزار کی تعداد میں طبع کرائی۔ یہی دولۃ مکیہ کا دنیا بھر میں پہلا اہم ایڈیشن ہے۔ (اس ادارہ کے مہتمم) مولانا شفیع محمد عالم فاضل، تاجر، مولانا حامد رضا خان بریلوی کے مرید ہیں۔[2]

حاجی شفیع صاحب 1958ء میں کاروباری مصروفیات کی وجہ سے فیصل آباد، پنجاب منتقل ہو گئے مگر 1960ء میں دوبارہ کراچی آ گئے۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا

1980ء میں امام احمد رضا، فکر رضا کا تعارف اور مسلکِ رضا کو عام کرنے کے لیے کتب کی اشاعت اور کانفرنس وغیرہ کروانے کے لیے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ اس کے بانی رکن اور مالی طور پر بھرپور معاونت کرنے والوں سے تھے۔ 1987ء تا 12 جنوری 2005ء تک آپ ادارہ کے نائب صدر اول بھی رہے۔ یہ ادارہ میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند تھے۔ 1986ء میں ادارہ نے برنس روڈ میں دفتر کے لیے فلیٹ خریدا تو اس میں ایک خطیر رقم آپ نے پیش کی۔

1 ماہنامہ معارف رضا کراچی، فروری 2005ء، ص 7

2 اختصار از تاریخ الدولۃ المکیہ، ص 89، 90

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: آپ نے ادارہ سے جس طرح مالی تعاون فرمایا ہے اگر آپ اس طرح مالی تعاون نہ فرماتے تو شاید آج یہ ادارہ اپنے پیروں پر اس طرح کھڑا نہ ہوتا۔

مزید تحریر فرماتے ہیں: آپ کا ایک خاص وصف جو ادارہ کے لوگوں کے ساتھ مشفقانہ تھا، ہر سال سالانہ کانفرنس کے موقع پر آخری ہفتہ ہم سب کا بہت مصروف گزرتا اور رات کو اکثر ادارہ میں دیر ہو جاتی۔ شفیع بھائی جب تک صحت مند رہے اور غالباً 1998ء تک مجھے یاد ہے کہ ایک ہفتہ روزانہ، رات کا کھانا مغرب کے وقت، ایک بڑا ٹفن بھر کر لاتے اور ہم سب اس کھانے سے محظوظ ہوتے اور ان کو دعائیں دیتے۔[1]

اس ادارہ کے علاوہ آپ دیگر سنی تنظیموں، مدارس اور مساجد کی مالی معاونت بھی فرمایا کرتے تھے۔ دار العلوم امجدیہ کی نئی عمارت کی تعمیر، یہاں ہونے والے ہر سال عرس اعلیٰ حضرت کی تقریب وغیرہ کے لیے دل کھول کر عطیات دیا کرتے تھے۔ آپ کئی طلبہ علم دین کے تعلیمی اخراجات بھی پورا کیا کرتے تھے۔[2]

سلسلہ قادریہ تقدسیہ کی خلافت

حاجی شفیع صاحب کو مفتی تقدس علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہت صحبت نصیب رہی۔ انہوں نے اپنے تمام بچوں کو مفتی صاحب سے بیعت کروایا۔ یہ ان کی خدمت کو اپنی خوش نصیبی جانتے۔ مفتی صاحب نے آپ کو 1407ھ مطابق 1987ء کے حج میں سلسلہ قادریہ

1 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص158، 159

2 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص164

رضویہ حامدیہ اور دیگر سلاسل کی اجازت و خلافت عطا فرمائی۔

یہ فنافی الشیخ تھے اپنے گھر میں 1987 تا 2002ء تک ہر 17 رمضان کو اپنے مرشد حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان کا عرس منایا کرتے اور دعوتِ افطار کا اہتمام کرتے، اس میں کراچی کے ممتاز علما شرکت کیا کرتے تھے۔ اپنے پیر و مرشد مولانا حامد رضا اور مفتی صاحب کے انتقال کے بعد ان کا عرس بھی ہر سال اپنے درِ دولت پر منایا کرتے تھے۔ ان کو کراچی میں میزبانِ خاندانِ اعلیٰ حضرت بننے کا شرف حاصل رہتا تھا۔

بریلی شریف اور خانقاہ سے تعلق رکھنے والا کوئی عالم دین ایسا نہ ہوگا جس نے ان کے گھر قیام نہ کیا ہو یا کھانا نہ کھایا ہو۔ آپ مسلک اعلیٰ حضرت کے بہت پابند تھے، ان کے نزدیک کسی کے ساتھ تعلقات رکھنے یا نہ رکھنے کا میعار بھی مسلک اعلیٰ حضرت ہی تھا۔ یہ نماز جمعہ دارالعلوم امجدیہ، جامع مسجد فاروق اعظم ایف بی ایریا یا گھوڑی گارڈن میں ادا کیا کرتے تھے۔[1]

وفات و تدفین

حاجی شفیع محمد قادری 1996ء سے بیمار رہنے لگے، اولاً پیشاب اور پھر دل کا عارضہ ہو گیا۔ آپ نے زندگی کے آخری سات آٹھ سال زیادہ تر گھر میں گزارے۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے مطابق فعال زندگی گزار کر اس صوفی باصفا نے یکم ذیقعدہ 1425ھ مطابق 12 جنوری 2005ء کو بروز بدھ بوقت فجر ساڑھے چھ بجے وصال فرمایا۔

1 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص160، 161... ماہنامہ معارف رضا کراچی، فروری 2005ء، ص7

حسبِ وصیت علامہ شاہ تراب الحق قادری رحمۃُ اللہِ علیہ نے جامع مسجد حمزہ سے متصل نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو خاموش کالونی میں اپنے مرشد زادے، صاحبزادۂ حجۃ الاسلام مولانا حماد رضا نعمانی میاں کے سرہانے کی جانب دفن کیا گیا جو ان کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ ان کا ختم چہلم 11 محرم 1426ھ مطابق 21 فروری 2005ء کو ان کی قادری منزل میں ہوا، اس میں عزیز واقارب کے ساتھ کثیر علما نے شرکت فرمائی۔[1]

(5) اہلیہ الحاج شفیع محمد قادری

اہلیۂ حاجی شفیع محمد قادری حجن بتول بائی بنت حبیب جی کے آباؤ اجداد چتوڑ گڑھ کے رہنے والے تھے۔ ان کی شادی حاجی شفیع محمد قادری صاحب سے تقریباً 1946ء میں ہوئی۔ آپ کے ہاں گیارہ بیٹیاں اور تین بیٹے محمد اقبال قادری، محمد شکیل قادری اور محمد نعیم قادری کی پیدائش ہوئی۔ آپ اور آپ کے تمام بچے مفتی تقدس علی خان قادری رضوی حامدی کے مرید تھے۔ آپ حاجی شفیع محمد قادری صاحب کے دینی کاموں میں بھرپور معاونت کرتیں، گھر میں آنے والے علما ومشائخ کی ضیافت تیار کرنا اپنی سعادت جانتیں۔ حاجی شفیع محمد قادری صاحب زندگی کے آخری سات آٹھ سال بیمار رہے تو انہوں نے ان کی خوب خدمت وتیمارداری کی۔ ان کا انتقال 30 شوال 1335ھ مطابق 17 اگست 2014ء کو ہوا۔ تدفین حاجی شفیع محمد قادری کی تربت سے متصل کی گئی۔[2]

1 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص162، 163

2 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص159، 160

(6) حسن رضا خان ولد محمد رضا خان

نبیرۂ نعمانی میاں حسن رضا خان کی پیدائش صاحبزادۂ نعمانی میاں محمد رضا خان رضوانی میاں کے ہاں ہوئی اور انہوں نے 24 محرم 1437ھ مطابق 7 نومبر 2015ء کو وفات پائی۔ انہیں نعمانی میاں کی تربت کے مغربی جانب دفن کیا گیا۔[1]

(7) الحاج محمد شکیل قادری

الحاج محمد شکیل قادری الحاج شفیع محمد قادری کے بیٹے اور تاجر تھے۔ یہ اپنے والد گرامی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے علما ومشائخ سے رابطے میں رہتے، علما ومشائخ، مساجد ومدارس کی مالی معاونت کرتے رہتے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد انہیں 2005ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا ممبر بنایا گیا۔ ان کا وصال 18 ذوالحجہ 1438ھ مطابق 31 اگست 2017ء کو کراچی میں ہوا۔ تدفین والدہ محترمہ کی قبر سے جانب مشرق کی گئی۔[2]

(8) محترم محمد حنیف رضوی

حاجی محمد حنیف رضوی نیک وصالح تاجر اور دینی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والی شخصیت کے مالک تھے۔ یہ مفتی تقدس علی خان کے مرید باصفا اور الحاج شفیع محمد قادری کے داماد تھے۔

---

1. کتبۂ تربت۔
2. تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص 7، کتبۂ تربت۔

پیدائش وخاندان

حاجی محمد حنیف رضوی کی پیدائش 1958ء کو کراچی کے ایک دینی گھرانے میں ہوئی۔ آپ کا شجرہ نسب اس طرح ہے: محترم محمد حنیف رضوی بن ماسٹر حاجی فتح محمد رضوی حامدی بن حاجی جمال الدین چتوڑ گڑھی۔

آپ کے والد گرامی حاجی فتح محمد رضوی حامدی کی پیدائش 1938ء کو چتوڑ گڑھ، راجستھان، ہند کے دینی گھرانے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم کے بعد والد حاجی جمال الدین کے ساتھ کاروبار کرنے لگے۔ 1955ء میں والدین کے ساتھ کراچی آگئے، کاروبار کے ساتھ علمائے اہل سنت کی صحبت میں رہتے۔ مسلک اہل سنت کے فروغ، دینی، فلاحی اور علمی کاموں میں اپنی استعداد کے مطابق حصہ لیتے تھے۔

حاجی فتح محمد رضوی نے 1990 اور 1992ء میں دو حج کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی شادی صغریٰ بیگم (وفات: 2003ء) سے ہوئی جو نیک نمازی اور تلاوت قرآن کرنے والی خاتون تھیں، یہ بھی حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان سے بیعت تھیں۔ ان کے تین صاحبزادے محمد شریف قادری، محمد اقبال قادری اور محمد حنیف قادری رضوی اور دو بیٹیاں ہیں۔ یہ سب مفتی تقدس علی خان سے بیعت ہیں۔ ان کے دو بیٹوں کی شادی 1986ء میں الحاج شفیع محمد قادری کی بیٹیوں سے ہوئی۔ اس طرح یہ حاجی صاحب کے سمدھی بن گئے۔ یہ اپنے گھر میں ہر سال 6 رمضان کو مرحوم والدین کی سالانہ فاتحہ کروایا کرتے تھے۔ یہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی رکن ومعاون بھی تھے، انہیں 1412ھ مطابق 1992ء میں ادارہ کا نائب صدر بنایا گیا۔ یہ 14 ماہ اس منصب پر فائز رہ کر 19 شعبان 1413ھ مطابق

12 فروری 1993ء وفات پاگئے۔ تدفین میوہ شاہ قبرستان کراچی میں ہوئی۔[1]

تعلیم وتربیت اور تجارت وشادی

حاجی محمد حنیف رضوی صاحب نے مقامی علما واساتذہ سے دینی ودنیاوی تعلیم حاصل کی اور پھر اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ مل کر کاروبار کرنے لگے۔ آپ کی شادی الحاج شفیع محمد قادری کی بیٹی فہمیدہ بانو سے ہوئی، نکاح مرشد کریم مفتی تقدس علی خان صاحب نے پڑھایا۔ آپ کی پانچ بیٹیاں ہیں۔

دینی خدمات

حاجی محمد حنیف رضوی مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند تھے۔ آپ نے 1997ء میں عمرہ اور بعد میں حج کرنے کی سعادت پائی۔ آپ والد صاحب کی طرح ہر سال 6 رمضان کو خاندان کے مرحومین کے لیے ایصال ثواب کرتے ہیں۔

ڈاکٹر مجید اللہ قادری صاحب لکھتے ہیں: (آپ) ہر سال 6 رمضان المبارک کو بڑے افطار کا اہتمام کرتے ہیں جس میں احقر بھی برابر حاضر ہوتا ہے۔ آپ کے والد اس فقیر پر بڑی شفقت فرماتے تھے اور اکثر اپنے گھر کی محافل میں نماز کے وقت فقیر کو آگے کر دیتے حالانکہ خود نماز پڑھانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے تھے۔[2]

والد صاحب کی وفات کے بعد انہیں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی مجلس عاملہ کا رکن

---

1. تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص170، 171
2. تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص97

بنایا گیا۔ آپ خود بھی ادارے کے ساتھ مالی تعاون کرتے ہیں اور دیگر عاشقانِ رسول کو بھی اس کی ترغیب دلاتے ہیں۔

وفات و تدفین

حاجی محمد حنیف رضوی پر 2002ء میں فالج کا اٹیک ہوا اور صحت یاب ہوئے۔ آپ کا وصال 14 ربیع الاول 1439ھ مطابق 2 دسمبر 2017ء میں ہوا اور برادرِ نسبتی الحاج محمد شکیل قادری کی تربت سے متصل جانب مشرق تدفین کی گئی۔[1]

(9) مولانا حمید رضا خان یزدانی میاں

پیدائش، تعلیم و خدمات

صاحبزادۂ نعمانی میاں مولانا حمید رضا یزدانی میاں کی پیدائش 25 دسمبر 1943ء مطابق 27 ذوالحجہ 1362ھ بروز ہفتہ بریلی، یوپی ہند میں ہوئی۔ 1950ء کو والدین کے ساتھ سکھر اور وہاں سے کراچی ہجرت کی۔ آپ حصولِ تعلیم کی جانب خوب میلان رکھتے تھے۔ آپ نے بی ایس سی کی ڈگری حاصل کی اور سی ایس ایس کا اعلیٰ امتحان بھی پاس کیا۔ اس کے بعد 1969ء میں ملازمت اختیار کی اور 2001ء، میں گریڈ وَن آفیسر کی پوسٹ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ امام احمد رضا کا تعارف اور مسلکِ رضا کو عام کرنے کے لیے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں 1980ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی بنیاد رکھی

1 تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص170، 171

گئی تو آپ نہ صرف اس کے مشن سے متفق تھے بلکہ اس کی بھرپور مالی معاونت فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو اس کی مجلس عاملہ نے 2005ء میں مجلس کی سرپرستی کرنے کی درخواست پیش کی تو آپ نے اسے قبول کیا۔ آپ 2005ء سے تادم وفات اس عہدے پر فائز رہے۔[1] آپ نے ادارہ کے علمی کام میں بھی معاونت کی۔ چنانچہ مولانا وجاہت رسول قادری تحریر فرماتے ہیں: ہمارے سرپرست، خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم وچراغ حضرت مولانا حمید رضا یزدانی میاں بن مولانا حماد رضا بن حجۃ الاسلام حامد رضا رحمۃُ اللہِ علیہما کے بھی ہم احسان مند ہیں کہ وہ ادارے میں باقاعدگی کے ساتھ تشریف لاتے رہے اور انگریزی کتب کی تصحیح اور اردو کے مضامین کا انگریزی ترجمہ کرکے ہمارے تصنیفی کام میں معاونت فرمائی۔[2]

شادی اور اولاد

یزدانی میاں کی شادی 1964ء میں عصمت شاہین بنت معین الدین احمد صدیقی[3] سے ہوئی۔ یہ رشتے میں یزدانی میاں کی خالہ زاد بہن تھیں۔ اللہ پاک نے انہیں ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ اکلوتے بیٹے جواد رضا خاں پاک فوج میں کرنل کے عہدے پر فائز رہ کر ریٹائرڈ ہوئے۔ جواد رضا کی شادی اپنی پھوپھی طیبہ فاطمہ کی بیٹی سنبل رضا سے

---

1. تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص3، 40
2. ماہنامہ معارف رضا، سلور جوبلی سالنامہ نمبر 2005ء ص14
3. معین الدین احمد صدیقی کا آبائی گھر بریلی شریف میں تھا۔ قیام پاکستان کے بعد یہ کراچی آگئے تھے۔ (ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر 2019، ص66)

ہوئی۔ ان کے بیٹے عمر رضا خاں اور بیٹی تنزیلہ خان ہیں۔

یزدانی میاں کی بیٹیوں میں سب سے بڑی صدف خان ہیں جن کی شادی فرحان احمد مسعود سے ہوئی۔ ان کے دو بیٹے علی، اسعد اور بیٹی انجلا ہیں۔

دوسری بیٹی ثمن خان ہیں جن کا عقد نکاح سید نعیم الدین سے ہوا۔ ان کے دو بیٹے سید حمزہ، سید مصطفی اور بیٹی سیدہ عنایہ ہیں۔

یزدانی صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی سارہ خان کی شادی سید راحیل حسین قریشی سے ہوئی، ان کے دو بیٹے سید جعفر اور سید شہیر ہیں۔

وفات و تدفین

یزدانی میاں ریٹائرڈ ہونے کے بعد اپنے بیٹے جواد رضا خاں کے ہاں اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے۔ جولائی 2019ء میں اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کراچی آئے اور یہیں 10 ذیقعدہ 1440ھ مطابق 14 جولائی 2019ء کو بروز اتوار وفات پاگئے۔ نماز جنازہ نبیرۂ صدر الشریعہ وصاحبزادۂ محدث کبیر مولانا عطاء المصطفی قادری[1] نے پڑھائی، تدفین

[1] نبیرہ صدر الشریعہ مفتی عطاء المصطفی اعظمی کی پیدائش 14 رجب 1384ھ مطابق 19 نومبر 1964ء کو محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی اعظمی کے ہاں بمقام بڑا گاؤں، مدینۃ العلماء گھوسی، ضلع مؤ سابق اعظم گڑھ اتر پردیش ہند میں ہوئی اور بحالتِ سفر عمرہ طائف، عرب شریف میں بوجہ ایکسیڈنٹ 6 شوال المکرم 1445ھ مطابق 15، اپریل 2024ء کو شہادت پاگئے۔ تدفین حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) قبرستان، طائف میں کی گئی۔ آپ فاضل جامعہ اشرفیہ مبارکپور، ہند، مرید مفتی اعظم ہند، خلیفہ تاج الشریعہ، مدرس جامعہ امجدیہ کراچی و دارالعلوم صادق الاسلام لیاقت آباد، مفتی و رئیس امجدی دارالافتاء، 26 کتب و رسائل کے مصنف اور شیخ طریقت تھے۔

(ماخوذ از تذکرہ مفتی عطاء المصطفی اعظمی، مطبوعہ تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی)

والدہ محترمہ کی تربت سے متصل جانب مشرق کی گئی۔[1]

ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مصنف/مؤلف/مرتب	مطبوعہ
حیات مفسر اعظم	مفتی عبد الواجد قادری	مکتبہ جام نور دہلی 2003ء
مکتوبات امام احمد رضا خان بریلوی	مولانا پیر محمود احمد صاحب قادری	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور 2001ء
حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلماء مفتی محمد ظفر الدین بہاری، م1382	مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی
فتاویٰ حامدیہ	مفتی محمد حامد رضا خان، م1362	زاویہ پبلیشرز لاہور 2004ء
جہان حجۃ الاسلام	مفتی محمد عابد حسین مصباحی رضوی	امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف ہند 2018ء
جہانِ مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی	شبیر برادرز لاہور 2007ء
مفسر اعظم	محمد شہاب الدین رضوی بہرائچی	رضا اکیڈمی ممبئی
تذکرۂ جمیل	مولانا محمد خوشتر ابراہیم صدیقی رضوی	مکتبہ برکات المدینہ کراچی 2012ء
تذکرہ مولانا سید وزارت رسول قادری	صاحبزادہ وجاہت رسول قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی 2001ء

[1] ماہنامہ کنز الایمان دہلی، ستمبر 2019، ص66، تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، ص39، 40

جہان ریحان	ڈاکٹر اعجاز انجم لطیفی	بریلی شریف یوپی ہند
مفتیٔ اعظم اور ان کے خلفاء	محمد شہاب الدین رضوی بہرائچی	رضا اکیڈمی ممبئی
ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف		بریلی شریف ہند
ماہنامہ پیغام شریعت دہلی		دہلی ہند
تجلیات تاج الشریعہ	مولانا محمد شاہد القادری	رضا اکیڈمی ممبئی 2009ء
ماہنامہ کنز الایمان دہلی		دہلی ہند
انوار علمائے اہل سنت سندھ	صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی	زاویہ پبلیشرز لاہور 2006ء
مفتی تقدس علی خان ایک عہد ساز شخصیت	ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	دعوتِ اسلامی کے شب و روز 2021ء
تذکرہ اراکین ادارہ تحقیقات امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی 2005ء
تاریخ الدولۃ المکیہ	عبد الحق انصاری	بہاء الدین زکریا لائبریری 2006ء
ماہنامہ معارف رضا		ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی
تذکرہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی	علامہ عامر امجدی صاحب	تاج الشریعہ فاؤنڈیشن کراچی

اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

کا خاندان اپنی صفات و خدمات کی وجہ سے نہ صرف پاک و ہند بلکہ دنیائے اسلام میں معروف ہے۔ یہ خاندان افغانستان کے قندھاری بڑھیچ قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔

اسی خانوادے کے چند احباب خاموش کالونی قبرستان، لیاقت آباد ٹاؤن، ضلع ناظم آباد، کراچی میں محوِ آرام ہیں۔